حج کے احکام

﴿ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہم ﴾

حج کے واجب ہونے کی شرائط :

یہ وہ شرطیں ہیں جن کے پائے جانے سے حج فرض ہو جاتا ہے اور اِن میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ پائی جائے تو حج بالکل فرض نہیں ہوتا اور کسی دوسرے سے حج کرانا اور وصیت کرنا بھی واجب نہیں ہوتا، یہ سات شرطیں ہیں :

(۱) اسلام

(۲) حج کی فرضیت کا علم ہونا۔ لیکن جو شخص دارُالاسلام یعنی مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے اُس کے لیے یہ شرط نہیں بلکہ دارُالسلام میں رہنا کافی ہے چاہے اس کی فرضیت کا علم ہو یا نہ ہو، ہاں جو مسلمان دارُالحرب یعنی کفار کے ملک میں رہتا ہے اُس کے لیے علم ہونا ضروری ہے۔

(۳) عاقل ہونا۔ اس لیے پاگل پر حج فرض نہیں۔

(۴) بالغ ہونا۔ اس لیے نابالغ پر حج فرض نہیں۔

(۵) آزاد ہونا۔ اس لیے غلام اور باندی پر حج فرض نہیں۔

(۶) استطاعت وقدرت ہونا۔

(۷) حج کا وقت ہونا۔ یعنی حج کے مہینے ہوں جو کہ یہ ہیں شوال، ذیقعدہ اور ذالحجہ کے دس روز یا ایسا وقت ہو کہ اُس جگہ کے لوگ عام طور سے اس وقت حج کو جاتے ہیں۔

مسئلہ : جو لوگ مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ کے پاس نہیں رہتے اُن پر حج فرض ہونے کے لیے استطاعت یعنی سواری اور اتنا سرمایہ ہونا شرط ہے کہ وہ اپنے وطن سے مکہ مکرمہ تک جا سکیں اور واپس آ سکیں یہ سرمایہ اُن ضروریات کے علاوہ ہونا چاہیے جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری،

نوکر چاکر (اگر ہوں) اور اپنے اہل وعیال کا خرچ واپسی تک، قرض، سواری، اپنے پیشے کے آلات۔

مسئلہ : دکاندار کے لیے اتنا سامان تجارت جس سے گزر اوقات کر سکے۔ اور کاشتکار کے لیے ہل بیل اور عالم کے لیے ضروری کتابیں ضروریات میں سے ہیں، ان چیزوں کے علاوہ جو سرمایہ ہوگا وہ حج کے فرض ہونے کے لیے معتبر ہوگا اور ہر پیشہ والے کا یہی حکم ہے کہ اُس کے پیشے کے اوزار اور ضروری سامان اُس کی ضروریات میں شمار ہوں گے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص حج کرنے کے لیے کسی کو مال ہبہ کرتا ہے تو اُس کا قبول کرنا واجب نہیں خواہ ہبہ کرنے والا اجنبی شخص ہو یا اپنا رشتہ دار ماں باپ بیٹا وغیرہ، لیکن اگر اتنا مال کسی نے ہبہ کیا اور اُس کو قبول کرلیا تو حج فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ : کسی کے پاس ایسا مکان ہے کہ ضرورت سے زائد ہے یا ضرورت سے زائد سامان ہے یا کسی عالم کے پاس ضرورت سے زائد کتابیں ہیں یا زمین اور باغ وغیرہ ہے کہ اُس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اُن کی اتنی مالیت ہے کہ اُن کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو ان کو حج کے لیے بیچنا واجب ہے۔

مسئلہ : کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اُس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کے لیے کافی ہے اور باقی کو بیچ کر حج کر سکتا ہے تو اُس کو بیچنا واجب نہیں ہے لیکن اگر ایسا کرے تو افضل ہے۔

مسئلہ : ایک شخص کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اُس کو بیچ کر حج بھی کر سکتا ہے اور چھوٹا سا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اُس کا بیچنا ضروری نہیں، اگر بیچ کر حج کرے تو افضل ہے۔

مسئلہ : اگر کسی کے پاس اتنی مزروعہ زمین ہے کہ اگر اُس میں سے تھوڑی سی فروخت کر دے تو اُس کے حج کا خرچ اور اہل وعیال کا واپسی تک کا خرچ نکل آئے گا اور باقی زمین اتنی بچ رہے گی کہ واپس آکر اُس سے گزر کر سکتا ہے تو اس پر حج فرض ہے اور اگر فروخت کرنے کے بعد گزر کے لائق نہیں بچتی تو حج فرض نہیں۔

مسئلہ : ایک شخص کے پاس حج کے لائق مال موجود ہے لیکن اُس کو مکان کی ضرورت ہے تو اگر حج کے جانے کا (یا حج کے لیے خرچ جمع کرانے کا) وقت یہی ہے تو اس کو حج کرنا فرض ہے،

مکان میں صرف کرنا جائز نہیں البتہ اگر وہ وقت ابھی نہیں آیا تو مکان میں صرف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ : حرام مال سے حج کرنا حرام ہے۔اگر اُس نے کیا تو فرض تو ساقط ہو جائے گا مگر حج مقبول نہ ہوگا۔

مسئلہ : اگر کسی شخص کے پاس حج کے لائق روپیہ موجود ہے اور وہ نکاح بھی کرنا چاہتا ہے تو اگر حاجیوں کے جانے کا یا حج کا خرچ جمع کرانے کا وقت ہے تو اُس کو حج کرنا واجب ہے اور اگر ابھی وہ وقت نہیں آیا تو نکاح کرسکتا ہے لیکن اگر یہ یقین ہے کہ اگر نکاح نہ کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا تو پہلے نکاح کرے حج نہ کرے۔

حج کی ادائیگی کے وجوب کی شرائط :

یہ وہ شرائط ہیں کہ حج کا وجوب تو اِن کے پائے جانے پر موقوف نہیں لیکن ادا کرنا ان شرائط کے پائے جانے کے وقت واجب ہوتا ہے۔اگر وجوب اور وجوبِ ادا دونوں کی شرائط موجود ہوں تو پھر انسان کو خود حج کرنا فرض ہے اور اگر وجوب کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن وجوب ادا کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاتی ہو تو پھر خود حج کرنا واجب نہیں ہوتا بلکہ ایسی صورت میں اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص سے فی الحال حج کرانا یا بعد میں حج کرانے کی وصیت کرنا واجب ہوتا ہے۔

اس قسم کی پانچ شرطیں ہیں :

(۱) تندرست ہونا۔

مسئلہ : اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص تندرست نہ ہو مریض ہو یا اندھا ہو یا مفلوج ہو یا لنگڑا وغیرہ ہو اور خود سفر نہ کرسکتا ہو اور حج کی تمام شرائط موجود ہوں تو اُس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں، بہت سے علماء نے اس قول کو اختیار کیا ہے کہ اس پر حج واجب ہے اور ان کے قول کے موافق ایسا شخص اگر حج نہ کرسکے تو اس پر حجِ بدل کرانا یا اس کی وصیت کرنا واجب ہے۔اور اگر خود حج کرلے گا تو حج ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے کہ اس کو معذور ہونے کی حالت میں حج کی استطاعت حاصل ہوئی ہو،

اگر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا پھر بیمار اور معذور ہوگیا تو بالاتفاق اس پر حج واجب ہے اور اس کو حج کرانا اور وصیت کرنی واجب ہے۔

(۲) قید کا نہ ہونا یا حاکم کی طرف سے ممانعت کا نہ ہونا۔

(۳) راستہ پُر امن ہونا۔

مسئلہ : اگر کچھ رشوت دے کر راستہ میں امن مل جاتا ہے تو راستہ پُر امن سمجھا جائے گا اور ظلم کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینی جائز ہے، دینے والا گناہگار نہ ہوگا لینے والا گناہگار ہوگا۔

(۴) عورت کے لیے محرم ہونا۔

مسئلہ : عورت اگر محرم یا شوہر کو ساتھ لیے بغیر حج کو جائے تو حج تو ہو جائے گا لیکن گناہگار ہوگی۔

مسئلہ : عورت کو دوسری عورتوں کے ساتھ بھی بلا محرم جانا جائز نہیں۔

مسئلہ : اگر محرم یا شوہر اپنے خرچ سے جانے پر تیار نہ ہو یا اس کے پاس خرچہ ہی نہ ہو تو اس کا خرچہ بھی عورت کے ذمہ ہوگا اور ایسی صورت میں محرم اور شوہر کے خرچے پر قادر ہونا بھی عورت پر وجوبِ حج کے لیے شرط ہوگا۔

مسئلہ : محرم عاقل اور بالغ یا بلوغت کے قریب ہو اور اس پر امن ہو۔

(۵) عورت کا عدت میں نہ ہونا۔

مسئلہ : عورت عدت کی حالت میں اگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا لیکن گناہگار ہوگی۔

چند متفرق مسائل :

مسئلہ : کسی کے پاس حج کا خرچ جمع کرانے کے وقت سے لے کر آخری جہاز جانے تک کسی بھی وقت میں حج کے لائق سرمایہ حاصل ہو جائے تو اُس پر حج فرض ہو جاتا ہے اگر چہ حکومتی پابندیوں کی وجہ سے اس سال وہ حج نہ کر سکے۔

مسئلہ : اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کے لیے چلا گیا پھر اس کو اپنے ملک واپس آنا پڑا

اور اس کے پاس حج کا خرچہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہو چکا کیونکہ حج کے مہینوں میں وہ مکہ مکرمہ میں تھا اور اُس وقت چونکہ آنے جانے کے کرایہ کی ضرورت نہ تھی اس لیے اُس پر حج فرض ہو گیا تھا بشرطیکہ اُس کے پاس باقی اخراجات کے لیے رقم ہو۔

مسئلہ : کچھ لوگ رمضان میں عمرہ کے لیے جاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حج کر کے واپس آئیں جبکہ وہاں کی حکومت عمرہ کے بعد ٹھہرنے کی اجازت نہیں دیتی البتہ ایک عرصہ کے بعد چھپے ہوئے لوگوں کو حج کی عام اجازت دے دیتی ہے، جو لوگ اتنی استطاعت نہیں رکھتے کہ واپس جا کر پھر دوبارہ حج کے لیے آسکیں اُن کے لیے گنجائش ہے کہ وہ حج تک ٹھہر جائیں اور جو استطاعت رکھتے ہیں اُن کے لیے بہتر یہی ہے کہ واپس چلے آئیں۔

مسئلہ : ایک پاکستانی شخص مثلاً ایسے وقت میں حج کے لیے گیا کہ ذوالحجہ سے پہلے مدینہ منورہ جائے بغیر یا وہاں سے واپسی کے بعد مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرے گا پھر حج کے لیے منیٰ جائے گا تو یہ شخص ''مقیم'' ہے اور منیٰ و عرفات میں یہ شخص پوری نماز پڑھے گا اور قربانی کے دنوں میں (دمِ تمتع کے علاوہ) قربانی بھی اس پر واجب ہوگی اور اگر کسی کا حج کے لیے منیٰ جانے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن سے کم قیام ہو تو وہ مقیم نہیں اور یہ قصر بھی کرے گا اور اس پر قربانی بھی واجب نہیں ہوگی۔

حج کی تفصیل

حج کے فرائض :

حج کے اصل فرض تین ہیں :

(۱) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کے کلمات کہنا۔

(۲) وقوفِ عرفات یعنی ۹/ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے وقت سے ۱۰/ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) طوافِ زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک سر کے بال

منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔

مسئلہ : ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوتا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ : ان تین فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اُس کے مخصوص مکان اور وقت میں کرنا فرض ہے۔

مسئلہ : وقوفِ عرفات سے پہلے جماع کا ترک کرنا بھی واجب ہے بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

تنبیہ : اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کرلیا تو حج فاسد ہوگیا۔ اگر مرد اور عورت دونوں محرم تھے تو دونوں پر ایک ایک دم واجب ہوگا اور حج کے باقی افعال صحیح حج کی مثل کرنے ہوں گے اور ممنوعاتِ احرام سے بچنا ضروری ہوگا، اگر کسی ممنوع کا ارتکاب کیا تو اس کا کفارہ واجب ہوگا اور آئندہ سال حج کی قضا لازم ہوگی۔

حج کے ارکان :

حج کے دو رُکن ہیں : طوافِ زیارت اور وقوفِ عرفہ

حج کے واجبات :

حج کے واجبات چھ ہیں :

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے وقت یعنی صبح صادق کے بعد ٹھہرنا اگرچہ ایک گھڑی ہو، اگر راستہ چلتے بھی اس وقت میں مزدلفہ میں سے گزر جائے تو وقوف ہوجائے گا۔

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

(۴) قِران اور تمتع کرنے والے کو تمتع اور قِران کے شکرانہ کا دم دینا۔

(۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا تقصیر یعنی ایک پورے کے بقدر بال کتروانا۔

(۶) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طوافِ وداع کرنا۔

مسئلہ : واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر اِن میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج تو ہو جائیگا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کی جزا لازم ہوگی البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا ہو تو جزا لازم نہیں آئے گی۔

حج کی سنتیں :

(۱) وہ آفاقی جو حج افراد یا حج قِران کرے اُس کو طوافِ قدوم کرنا۔

(۲) طوافِ قدوم میں رمل کرنا جبکہ اِس کے بعد صفا مروہ کی سعی کا بھی ارادہ ہو۔ اگر اس میں نہ کیا ہو تو پھر طوافِ زیارت یا طوافِ وداع میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے۔

(۳) امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا۔ ساتویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں اور گیارہویں کو منٰی میں۔

(۴) نویں ذی الحجہ کی رات کو منٰی میں رہنا۔

(۵) طلوعِ آفتاب کے بعد نویں ذی الحجہ کو منٰی سے عرفات کو جانا۔

(۶) مزدلفہ میں عرفات سے واپس ہوتے ہوئے رات کو ٹھہرنا۔

(۷) عرفات میں غسل کرنا۔

(۸) ایامِ منٰی میں رات کو منٰی میں رہنا۔

(۹) منٰی سے واپسی میں محصب میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو۔

مسئلہ : سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا برا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک کرنے سے جزا لازم نہیں ہوتی۔ (ماخوذ اَز مسائل بہشتی زیور)